شعبان و شب برأت کی فضیلت

احادیث کی روشنی میں

اس رسالہ میں آپ پڑھیں گے

- شعبان کی وجہ تسمیہ
- ماہ شعبان کی فضیلت
- شعبان کے روزے
- شب برأت کی اہمیت وفضائل
- شب برأت کے نوافل وظائف

از قلم : ابونعمان عرفان شریف المدنی

الطالعہ پبلشر جھنگ

شعبان

و

شب برأت کی فضیلت

احادیث کی روشنی میں

اس رسالہ میں آپ پڑھیں گے

شعبان کی وجہ تسمیہ

ماہ شعبان کی فضیلت

شعبان کے روزے

شب برآت کی اہمیت وفضائل

شب برآت کے نوافل وظائف

ازقلم

ابونعمان مولنا محمد عرفان شریف المدنی

2
شعبان
شب برأت کی فضیلت
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلاۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

نام	----------	شعبان وشب برات کی فضیلت
مولف	----------	ابونعمان مولنا عرفان شریف المدنی
ناشر	----------	الطالعہ پبلشر جھنگ
زیرِ نگرانی	----------	محمد عثمان شریف عطاری
اول ایڈیشن	----------	
صفحات	----------	24
ہدیہ	----------	
تعداد	----------	1000

ملنے کا پتہ

الطالعہ پبلشرز جھنگ

بستی شھنی والی وارڈ نمبر 7 جھنگ سٹی

موبائل:0312-7478014

E-mail:altaliyapublisher@gmail.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان ہے۔

پانچویں صدی کے مجدد سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعبان دراصل شعب سے مشتق ہے۔اس کا معنی ہے پہاڑ کو جانے کا راستہ، اور یہ بھلائی کا راستہ ہے۔شعبان سے خیر کثیر نکلتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۶۸۱)

ایک اور قول کے مطابق شعبان تشعب سے ماخوذ ہے اور تشعب کے معنی تفرق کے ہیں۔ چونکہ اس ماہ میں بھی خیر کثیر متفرق ہوتی ہے، نیز بندوں کو رزق اس مہینہ میں متفرق اور تقسیم ہوتے ہیں۔ (فضائل الایام والشہور صفحہ ۴۰۴)

ماہ شعبان کے حوالے سے ایک قول یہ بھی ہے کہ عرب کے لوگ جنگوں میں نکلتے تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مہینے کو رجب اور رمضان کے مابین ہونے کی وجہ سے شعبان کہا جاتا ہے۔

ماہ شعبان کی فضیلت:

شعبان کے بارے میں میرے آقا صلی االلہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان بابرکت ہے

شعبان شهری و رمضان شهر الله

شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ عزوجل کا مہینہ ہے۔الجامع الصغیر ص ۳۰۱ حدیث ۴۸۸۹

شعبان کو اس لئے شعبان کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لئے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوتا ہے

(بحوالہ: ماثبت من السنۃ،ص 141 ،فضائل الایام والشہور،ص 404، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

شعبان کی برکت کے لیے دعا

ماہِ شعبان عظمت والا مہینہ ہے، کیونکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں خصوصیت سے خیر و برکت کی دعا فرمائی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ (مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث 1396)

ترجمہ: جب رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا شعبان ایسا مہینہ ہے جو رحمت و بخشش اور نجات و رہائی کا مژدۂ عام لے کر ہماری نگاہوں کا سرمۂ بصیرت بن کر جگمگاتا ہے۔ ایسے تو ہر سال و ماہ، ہفتہ و دن، گھنٹہ و منٹ اور ہر لمحہ و ساعت خدائے وحدہٗ لاشریک کی بنائی ہوئی ہے۔ مگر کچھ ماہ، دن، گھڑیاں اور لمحے ایسے ہیں جو اپنی یادوں، خصوصیتوں کے سبب اور دِنوں سے ممتاز و افضل اور دوسری ساعتوں اور گھڑیوں سے مبارک و بہتر ہوتے ہیں۔ رمضان شریف کا مہینہ، شب قدر، عاشورہ کا دن، شعبان المعظم کا مہینہ، شب برأت و عرفہ کا دن، دسویں ذی الحجہ کی شب، محبوب رب العٰلمین کی ولادت باسعادت کی شب، معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس رات، اور عیدین کی راتیں یہ وہ گھڑیاں اور دن و ماہ ہیں جو ہم گنہگاروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرما کر ہم کو اپنی خاص رحمتوں، عنایتوں اور مہربانیوں سے نوازا ہے اور اس لئے تاکہ ہم اِن مبارک اوقات اور لمحات میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں جن میں ہماری توبہ قبول ہوں، مرادیں مانگیں تو مرادیں پوری ہوجائیں، عبادت و بندگی، ذکر و تلاوت

اور درود شریف کی کثرت سے اپنے خالق ومالک کو راضی کرلیں اور اپنے گناہ معاف کروالیں ،رب کی رحمتوں اور بخشش کے مستحق ہوجائیں،اوران لمحوں کی قدرومنزلت پہچانیں۔اسی لئے ان لمحوں اورمبارک دِنوں اورگھڑیوں کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ،دانائے غیوب ،حضورنبی اکرم ﷺ کوخطاب کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

وذکرھم بایام اللہ (سورۂ ابراھیم،آیت ۵)

اے محبوب! آپ مسلمانوں کو اللہ کے خاص دنوں کی یاد دِلائیں۔

شعبان کے پانچ حروف کی بہاریں:

سیدالاولیاء،قطب ربانی،محبوب سبحانی ،شہباز لامکانی،غوث الثقلین،حضرت شیخ عبدالقادرجیلانی حسنی حسینی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لفظ ''شعبان'' کے پانچ حروف:''ش،ع،ب،ا،ن'' کے متعلق نقل فرماتے ہیں :ش سے مراد ''شرف''یعنی بزرگی،ع سے مراد''عُلو''یعنی بلندی،ب سے مراد''بر''یعنی احسان وبھلائی ،اسے مراد''الفت''اورن سے مراد''نور''ہے تو یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کواس مہینے میں عطافرماتا ہے،یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،برکتوں کانزول ہوتا ہے،خطائیں مٹادی جاتی ہیں اورگناہوں کا کفارہ اداکیا جاتا ہے،اورحضور پاک ﷺ پردرودپاک کی کثرت کی جاتی ہے اوریہ نبی مختار ﷺ پردرود بھیجنے کا مہینہ ہے۔(غنیہ الطالبین،ج ۱،ص ۳۴۱)

شعبان کے روزے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

: ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم استكمل صيام شهر قط إلا شهر رمضان، وما رأيته في شهر أكثر صياماً منه في شعبان

(صحيح البخاري، رقم الحديث (١٨٦٨) صحيح مسلم، رقم الحديث، ١١٥٦)

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کو رمضان کے روزوں کے علاوہ پورے مہینے کا روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور شعبان کے مہینے میں دوسرے مہینوں کے مقابلے میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔“

ایک اور روایت میں فرمایا ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چند دن چھوڑ کر پورے ماہ شعبان کے روزے رکھتے تھے۔

“(ایضاً۔)

آپ ہی سے مروی ہے کہ سرکار دعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ (ماثبت من السنۃ صفحہ 188)

شعبان کے مہینہ میں زیادہ سے زیادہ رکھنے روزے رکھنے مستحب اور سنت ہیں۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکمل شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصوم شهرين متتابعين، إلا أنه كان يصل شعبان برمضان -- ۔صحيح النسائي: 2174

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کبھی بھی دو ماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شعبان کو رمضان کے ساتھ ملایا کرتے تھے۔۔

دوسری احادیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ شعبان کے اکثر ایام کا روزہ رکھتے تھے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے:

حضرت عائشة رضي الله عنها عن صيام رسول الله ﷺ فقالت: كان يصوم حتى نقول: قد صام، ويفطر حتى نقول: قد نقول: قد أفطر، ولم أره صائما من شهر قط أكثر من صيامه من شعبان. كان يصوم شعبان كله. كان يصوم شعبان إلا قليلا۔ صحيح مسلم: 1156

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں: آپ ﷺ روزے رکھنے لگتے تو ہم کہتیں کہ آپ تو روزے ہی رکھتے ہیں، اور جب آپ ﷺ روزہ چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب نہیں رکھیں گے، میں نے نبی ﷺ کو شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ سارا شعبان ہی روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ شعبان میں اکثر ایام روزہ رکھا کرتے تھے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں

عن أسامة بن زيد قال: قلت: يا رسول الله لم أرك تصوم شهراً من الشهور ما تصوم من شعبان؟ قال: ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب و رمضان، وهو شهر ترفع فيه الأعمال إلى رب العالمين، فأحب أن يرفع عملي و أنا صائم"

(سنن النسائي، رقم الحديث (٢٣٥٧)، مسند أحمد ٥/٢٠١)

'کہ انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے مہینے کے علاوہ کسی اور مہینے میں اتنے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ مہینا ہے جس کے بارے میں لوگ غفلت برتتے ہیں، جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ رب العالمین کے آگے اعمال

اٹھائے جاتے ہیں، مجھے یہ چیز محبوب ہے کہ میرا عمل اللہ کے پاس لے جایا جائے تو میں روزے سے ہوں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عن أنس قال: سئل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أي الصوم أفضل بعد رمضان؟ قال: شعبان لتعظيم رمضان" (سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٦٣)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کا، رمضان کی تعظیم کی بنا پر۔

شب برأت کی اہمیت وفضائل

ماہ شعبان کی پندرہویں رات کو شب برأت کہا جاتا ہے شب کے معنی ہیں رات اور برأت کے معنی بری ہونے اور قطع تعلق کرنے کے ہیں، چونکہ اس رات مسلمان توبہ کرکے گناہوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے شمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں اس لئے اس رات کو شب برأت کہتے ہیں، اس رات کو لیلۃ المبارکہ یعنی برکتوں والی رات لیلۃ الصک یعنی تقسیم امور کی رات اور لیلۃ الرحمۃ رحمت نازل ہونے کی رات بھی کہا جاتا ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مَا مِنْ لَيْلَةٍ بَعْدَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ النِّصْفِ من شَعْبَانَ۔

'لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرہویں شب سے افضل کوئی رات نہیں" (لطائف المعارف، صفحہ 145)

جس طرح مسلمانوں کے لئے زمین میں دو عیدیں ہیں اسی طرح فرشتوں کے لئے

آسمان میں دو عیدیں ہیں ایک شب برأت اور دوسری شب قدر جس طرح مومنوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الاضحی ہیں فرشتوں کی عیدیں رات کو اس لئے ہیں کہ وہ رات کو سوتے نہیں جب کہ آدمی سوتے ہیں اس لئے ان کی عیدیں دن کو ہیں۔ (غنیتہ الطالبین، صفحہ 449)

تقسیم امور کی رات

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ﴿۳﴾
فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ﴿۴﴾

'قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ہے' بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

(الدخان 2 :-4 'کنز الایمان)

''اس رات سے مراد شب قدر ہے یا شب برأت'' (خزائن العرفان)

ان آیات کی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ''لیلتہ مبارکہ'' سے پندرہ شعبان کی رات مراد ہے۔ اس رات میں زندہ رہنے والے 'فوت ہونے والے اور حج کرنے والے سب کے ناموں کی فہرست تیار کی جاتی ہے اور جس کی تعمیل میں ذرا بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جریر' ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بھی لکھا ہے' اگرچہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔ (ماثبت من السنہ' صفحہ 194)

علامہ قرطبی مالکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ایک قول یہ ہے کہ ان امور کے لوح محفوظ سے نقل کرنے کا آغاز شب برأت سے ہوتا

ہے اور اختتام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے ۔ (الجامع لاحکام القرآن' جلد 16' صفحہ 128)

یہاں ایک شبہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ امور تو پہلے ہی سے لوح محفوظ میں تحریر ہیں پھر ان شب میں ان کے لکھے جانے کا کیا مطلب ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہ امور بلاشبہ لوح محفوظ میں تحریر ہیں لیکن اس شب میں مذکورہ امور کی فہرست لوح محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے سپرد کی جاتی ہے جن کے ذمہ یہ امور ہیں ۔

اس رات میں رزق اتارا جاتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هل تدرين ما هذه الليل ؟ يعني ليلة النصف من شعبان قالت: ما فيها يا رسول الله فقال: فيها أن يكتب كل مولود من بني آدم في هذه السنة وفيها أن يكتب كل هالك من بني آدم في هذه السنة وفيها ترفع أعمالهم وفيها تنزل أرزاقهم۔ (مشكوة المصابيح: رقم الحديث 1305)

کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ فرمائیے ۔ ارشاد ہوا آئندہ سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب اس شب میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے لوگ آئندہ سال مرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کے (سال بھر کے) اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کا مقررہ رزق اتارا جاتا ہے ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إذا كان ليلةُ النِّصفِ من شعبانَ دُفعَ إلى ملكِ الموتِ صحيفةٌ فيُقالُ: اقبض من في

هذه الصحيفةِ، فإنَّ العبدَ ليَغرِسُ الغِرَاسَ. وينكحُ الأزواجَ، ويبني البُنيانَ، وإن اسمَه قد نُسِخَ في الموتى ماينتظرُ بهملَكُ الموتِ إلا أن يُؤمَرَ به فيقبضَه..

’شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ ملک الموت کو ایک فہرست دے کر حکم فرماتا ہے کہ جن جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روحوں کو آئندہ سال مقررہ وقتوں پر قبض کرنا۔

تو اس شب میں لوگوں کے حالات یہ ہوتے ہیں کہ کوئی باغوں میں درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہوتا ہے‘ کوئی مکانات بنوا رہا ہوتا ہے حالانکہ ان کے نام مردوں کی فہرست میں لکھے جا چکے ہوتے ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق‘ جلد4‘ صفحہ317‘ ماثبت من السنہ صفحہ193) تفسیر ابن رجب الحنبلی ج ۲ ص ۲۴۵

حضرت عثمان بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

، قَالَ: "تُقْطَعُ الْآجَالُ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى شَعْبَانَ"، قَالَ: "إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ، وَيُولَدُ لَهُ، وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهُ فِي الْمَوْتَى

کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک لوگوں کی زندگی منقطع کرنے کا وقت اس رات میں لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اور اس کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن‘ جلد16 ‘صفحہ 126 ‘شعب الایمان‘ للبیہقی‘ جلد3 صفحہ 386)

چونکہ یہ رات گزشتہ سال کے تمام اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے اور آئندہ سال ملنے والی زندگی اور رزق وغیرہ کے حساب کتاب کی رات ہے اس لئے اس رات میں عبادت الٰہی میں مشغول رہنا رب کریم کی رحمتوں کے مستحق ہونے کا باعث ہے

اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی تعلیم ہے۔

مغفرت کی رات

شب برأت کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بے شمار لوگوں کی بخشش فرما دیتا ہے اسی حوالے سے چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعَرِ غَنَمِ كَلْبٍ.

”یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، پس وہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔

ترمذی، جلد 1 صفحہ 156 ’ابن ماجہ، صفحہ 100 ’مسند احمد، جلد 6 ’صفحہ 238 مشکوۃ جلد 1 ’صفحہ 277 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 1 صفحہ 237 شعب الایمان للبیہقی، جلد 3 صفحہ 379)

شارحین فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اتنی زیادہ اسناد سے مروی ہے کہ درجہ صحت کو پہنچ گئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا‘

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ لِأَخِيهِ

"شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) جلوہ گر ہوتا ہے اور اس شب میں ہر کسی کی مغفرت فرما دیتا ہے سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے۔" (شعب الایمان للبیہقی، جلد 3 صفحہ 380)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »إِنَّ اللهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے رحم و کرم سے تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے"۔ ابن ماجہ صفحہ 101، شعب الایمان، جلد 3 صفحہ 382، مشکوۃ، جلد 1 صفحہ 277)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دو اشخاص کے سوا سب مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے ایک کینہ پرور اور دوسرا کسی کو ناحق قتل کرنے والا" (مسند احمد، جلد 2 صفحہ 176، مشکوۃ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک طویل روایت بیان کی ہے:

لَا يَنْظُرُ اللهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ، وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ، وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ، وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ، وَلَا إِلَى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ، وَلَا إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ" قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ عَنْهُ ثَوْبَيْهِ،

جس میں مغفرت سے محروم رہنے والوں میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے: رشتے ناتے

توڑنے والا بطور تکبر ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا ماں باپ کا نافرمان شراب نوشی کرنے والے۔ شعب الایمان (جلد نمبر 3 صفحہ 384)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیث میں ان لوگوں کا بھی ذکر ہے جادو گر کاہن سود خور اور بدلہ کا زیہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کئے بغیر ان کی مغفرت نہیں ہوتی، پس ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے گناہوں سے جلد از جلد سچی توبہ کرلیں تاکہ یہ بھی شب برأت کی رحمتوں اور بخشش و مغفرت کے حق دار ہو جائیں۔

غنیۃ الطالبین، صفحہ 449

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ (التحریم 8 کنز الایمان)

یعنی توبہ ایسی ہونی چاہئے جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی گناہوں سے پاک اور عبادتوں سے معمور ہو جائے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توبۃ النصوح کسے کہتے ہیں ارشاد ہوا بندہ اپنے گناہ پر سخت نادم اور شرمسار ہو پھر بارگاہ الٰہی میں گڑ گڑا کر مغفرت مانگے اور گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرے تو جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں داخل نہیں ہو سکتا اسی طرح اس بندے سے یہ گناہ کبھی سرزد نہ ہوگا۔

رحمتوں کی رات

شب برأت فرشتوں کو بعض امور دیئے جانے اور مسلمانوں کی مغفرت کی رات ہے اس کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہ رب کریم کی رحمتوں کے نزول کی اور دعاؤں کے قبول ہونے کی رات ہے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادَى مُنَادٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ"

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے' جب شعبان کی پندرہویں شب آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اس کے گناہ بخش دوں' ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ اسے عطا کروں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے وہ ملتا ہے۔ وہ سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ سوائے بدکار عورت اور مشرک کے" (شعب الایمان للبیھقی' جلد 3 صفحہ 383)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللہَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا؟ أَلَا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

کہ غیب بتانے والے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ غروب آفتاب کے وقت سے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت

آسمان دنیا پر نازل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے مصیبت سے نجات دوں، یہ اعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ100، شعب الایمان للبیہقی، جلد3، صفحہ378، مشکوۃ جلد1 صفحہ278)

یہ ندا ہر رات میں ہوتی ہے لیکن رات کے آخری حصے میں جیسا کہ کتاب کے آغاز میں شب بیداری کی فضیلت کے عنوان کے تحت حدیث پاک تحریر کی گئی شب برأت کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں یہ ندا غروب آفتاب ہی سے شروع ہوجاتی ہے گویا صالحین اور شب بیدار مومنوں کے لئے تو ہر رات شب برأت ہے مگر یہ رات خطا کاروں کے لئے رحمت وعطا اور بخشش ومغفرت کی رات ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس رات میں اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائیں اور رب کریم سے دنیا وآخرت کی بھلائی مانگیں، اس شب کو رحمت الٰہی عزوجل ہر پیاسے کو سیراب کردینا چاہتی ہے اور ہر منگتے کی جھولی گوہر مراد سے بھر دینے پر مائل ہوتی ہے۔

شب بیداری کا اہتمام

شب برأت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی شب بیداری کی اور دوسروں کو بھی شب بیداری کی تلقین فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان اوپر مذکور ہوا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو شب بیداری کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس فرمان جلیل کی تعمیل میں اکابر علماء اہلسنّت اور عوام اہلسنّت کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ اس رات میں شب بیداری کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''تابعین میں سے جلیل القدر حضرات مثلاً حضرت خالد بن معدان، حضرت مکحول، حضرت لقمان بن عامر اور حضرت اسحٰق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسجد میں جمع ہو کر شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری کرتے تھے اور رات بھر مسجد میں عبادات میں مصروف رہتے تھے''۔ (ماثبت من السنہ، صفحہ 202، لطائف المعارف، صفحہ 144)

علامہ ابن الحاج مالکی رحمتہ اللہ علیہ شب برأت کے متعلق رقمطراز ہیں ''اور کوئی شک نہیں کہ یہ رات بڑی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی عظمت والی ہے، ہمارے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کی بہت تعظیم کرتے اور اس کے آنے سے قبل اس کے لئے تیاری کرتے تھے۔ پھر جب یہ رات آتی تو وہ خوشی و جذبہ سے اس کا استقبال کرتے اور مستعدی کے ساتھ اس رات میں عبادت کیا کرتے تھے کیونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے اسلاف شعائر اللہ کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ (المدخل، جلد 1 صفحہ 392)

مذکورہ بالا حوالوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس مقدس رات میں مسجد میں جمع ہو کر عبادات میں مشغول رہنا اور اس رات شب بیداری کا اہتمام کرنا تابعین کرام کا طریقہ رہا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

اب جو شخص شعبان کی پندرہویں رات میں شب بیداری کرے تو یہ فعل احادیث کی مطابقت میں بالکل مستحب ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ عمل بھی احادیث سے ثابت ہے کہ شب برأت میں آپ مسلمانوں کی دعائے مغفرت کے لئے قبرستان تشریف لے گئے تھے۔ (ماثبت من السنہ صفحہ 205)

میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زیارت قبور کی ایک بڑی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس سے

موت یاد آتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ شب برأت میں زیارت قبور کا واضح مقصد یہی ہے کہ اس مبارک شب میں ہم اپنی موت کو یاد رکھیں تا کہ گناہوں سے سچی توبہ کرنے میں آسانی ہو، یہی شب بیداری کا اصل مقصد ہے۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

منقول ہے کہ جب آپ شب برأت میں گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ یوں دکھائی دیتا تھا جس طرح کسی کو قبر میں دفن کرنے کے بعد باہر نکالا گیا ہو۔ آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میری مثال ایسی ہے جیسے کسی کی کشتی سمندر میں ٹوٹ چکی ہو اور وہ ڈوب رہا ہو اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو، پوچھا گیا آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ فرمایا میرے گناہ یقینی ہیں، لیکن اپنی نیکیوں کے متعلق میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے قبول کی جائیں گی یا پھر رد کر دی جائیں گی۔ (غنیتہ الطالبین، صفحہ 250)

اللہ اکبر نیک و متقی لوگوں کا یہ حال ہے جو ہر رات شب بیداری کرتے ہیں اور تمام دن اطاعت الٰہی میں گزارتے ہیں جب کہ اس کے برعکس بعض لوگ ایسے کم نصیب ہیں جو اس مقدس رات میں فکر آخرت اور عبادت و دعا میں مشغول ہونے کی بجائے مزید لہو ولعب میں مبتلا ہو جاتی ہیں آتش بازی پٹاخے اور دیگر ناجائز امور میں مبتلا ہو کر وہ اس مبارک رات کا تقدس پامال کرتے ہیں، حالانکہ آتش بازی اور پٹاخے نہ صرف ان لوگوں اور ان کے بچوں کی جان کیلئے خطرہ ہیں بلکہ ارد گرد کے لوگوں کی جان کیلئے بھی خطرے کا باعث بنتے ہیں، ایسے لوگ ''مال برباد اور گناہ لازم'' کا مصداق ہیں۔

ہمیں چاہئے کہ ایسے گناہ کے کاموں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں اور بچوں کو سمجھائیں کہ ایسے لغو کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض

ہوتے ہیں۔

'مجدد برحق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں'

آتشبازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے' بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں مال کا ضیاع ہے' قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا گیا' اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے

{۲} وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۶،۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان 'اور فضول نہ اڑا بے شک (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں'

شب برأت کے نوافل وظائف

مغرب کے بعد چھ نوافل:

(۱) مغرب کے فرض وسنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت خصوصی نوافل ادا کرنا معمولاتِ اولیائے کرام رحمھم اللہ تعالیٰ سے ہے۔ مغرب کے فرض وسُنّت وغیرہ ادا کر کے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کر کے ادا کیجئے۔ پہلی دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل یہ عرض کیجئے: اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما۔ دوسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل عرض کیجئے۔ اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔ تیسری دو رکعتیں شروع کرنے سے قبل اس طرح عرض کیجئے۔ اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے صرف اپنا محتاج رکھ اور غیروں کی محتاجی سے بچا۔ ہر دو رکعت کے بعد اکیس بار قل ھو اللہ یا ایک بار سورۂ یاسین پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک اسلامی بھائی یاسین شریف بلند آواز سے پڑھے اور دوسرے خاموشی سے سنیں، اس میں

یہ خیال رکھئے کہ دوسرا اس دوران زبان سے یاسین شریف نہ پڑھے۔ ان شاء اللہ عزوجل رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یاسین شریف کے بعد دعائے نصف شعبان بھی پڑھئے۔

دعاء نصف شعبان المعظم

اَللّٰھُمَّ یا ذَا الْمَنِّ، ولا یُمَنُّ عَلَیْہِ، یا ذَا الْجَلالِ والإکْرَامِ، یا ذَا الطَّوْلِ والإنْعَامِ، لا إلٰہَ إلاَّ أَنْتَ، ظَھْرُ اللاَّجِئِیْنَ، وجَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ، وأَمَانُ الْخَائِفِیْنَ، اَللّٰھُمَّ إنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِی عِنْدَكَ فی أُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا، أَوْ مَحْرُومًا، أَوْ مَطْرُوْدًا، أَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فی الرِّزْقِ، فَامْحُ اللّٰھُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِی، وحِرْمَانِي، وطَرْدِي، واقْتِتَارَ رِزْقِی، وأَثْبِتْنِی عِنْدَكَ فی أُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَرْزُوقًا، مُوَفَّقًا لِلْخَیْرَاتِ، فإنَّكَ قُلْتَ وقَوْلُكَ الْحَقُّ فی کِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ، یَمْحُو اللّٰہُ ما یَشَاءُ ویُثْبِتُ وعِنْدَہُ أُمُّ الْکِتَابِ. إلٰھِی بالتَّجَلِّی الأَعْظَمِ فی لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِی یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ أَمْرٍ حَکِیْمٍ، ویُبْرَمُ أَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلاَءِ والْبَلْوَاءِ ما نَعْلَمُ ومَا لا نَعْلَمُ، وأَنْتَ بِہِ أَعْلَمُ، إنَّكَ أَنْتَ الأَعَزُّ الأَکْرَمُ، وصَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِہِ وأَصْحَابِہِ وسَلَّمَ والْحَمْدُ للّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(۲) اس رات کو سو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس نماز کو صلوٰۃ الخیر کہتے ہیں۔ جو شخص یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر مرتبہ نگاہ رحمت فرمائے گا اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ادنیٰ حاجت

اس کی بخشش ہے۔ (بحوالہ: غنیۃ الطالبین، جلد اول، ص 192، فضائل الایام، والشھور ص 413، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

(۳) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا نیاز مند اُمّتی شب برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ (نزھۃ المجالس، جلد اول، ص 192)

(۴) شعبان کی پندرھویں شب کو غسل کرے۔ اگر کسی تکلیف کے سبب غسل نہ کرے تو صرف باوضو ہو کر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار۔ سورہ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔

(۵) شعبان کی پندرھویں شب دو رکعت نماز اس طرح پڑھنی ہے۔ کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار۔ سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ بعد سلام کے بعد درود شریف ایک سو دفعہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعاء کرے ان شاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہو جائے گی۔

(۶) پندرھویں شب ماہِ شعبان آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک ایک بار۔ سورہ اخلاص پچیس (25) مرتبہ پڑھنی ہے۔ واسطے مغفرت گناہ یہ نماز بہت افضل ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کی اللہ پاک بخشش فرمائے گا۔

(۷) پندرھویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ ء فاتحہ کے بعد سورہ ء اخلاص دس دس مرتبہ پڑھنی ہے اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا، جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور داخل بہشت ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

(۸) شب پندرھویں چودہ رکعت نماز سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ کافرون ایک بار۔ سورہ اخلاص ایک بار۔ سورہ فلق ایک بار سورہ ناس ایک بار پڑھنی ہے بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک دفعہ پھر سورہ توبہ کی آخری آیات لقد جاءکم رسول تا عظیم تک ایک بار پڑھے۔ واسطے قبولیت دعاء خواہ دنیاوی ہو یا دینی یہ نماز بہت افضل ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت وطریقہ

(۹) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: چچا کیا میں آپ سے محبت کا حق ادا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ سے صلہ رحمی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھیں جب قرات سے فارغ ہو جائیں تو رکوع سے قبل 15 بار سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَر کہیں، پھر رکوع کریں اور اس میں دس بار، پھر رکوع سے اٹھ کر دس بار، پھر پہلے سجدہ میں دس بار، پھر سجدے سے اٹھ کر دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار، پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے قبل دس بار۔ اس طرح ہر رکعت میں 75 بار ہوں گی اور چار رکعت میں 300 بار۔ اگر آپ کے گناہ ریت کے برابر بھی ہوں گے تو (اس نماز کے سبب) اللہ انہیں معاف فرمادے گا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسے روزانہ پڑھنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہینہ میں ایک بار ورنہ سال میں ایک بار (پڑھ سکتے ہیں)۔

ابن ماجہ، السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة التسبيح، 1: 172-173، رقم: 1386

وظائف

(۱) شعبان کی 14 تاریخ کو بعد نماز عصر آفتاب غروب ہونے تک باوضو 40 مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اس کے 40 سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا

(۲) شعبان کی 15 شب کو سورہ یسین 3 دفعہ پڑھنے سے حسب ذیل فائدے ہیں (۱)۔ ترقی رزق (۲) درازی عمر (۳) ناگہانی آفت سے حفاظت۔

(۳) شعبان کی 15 رات سورہ دخان 7 مرتبہ پڑھنا بہت افضل ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمتہ المنان اپنی اسلامی زندگی میں فرماتے ہیں کہ ماہِ شعبانِ المعظم کی پندرہویں (شب برأت) رات کو بیری (یعنی کہ بیر کے درخت) کے سات پتے پانی میں جوش دے کر جب کوئی غسل کرے تو ان شاء اللہ عزوجل وہ شخص پورے سال جادو ٹونے اثر سے محفوظ رہے گا ہماری دعا ہے اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں تمام مسلمانوں کو خلوص کے ساتھ اِس شب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ابو نعمان محمد عرفان شریف المدنی
۵ شعبان المعظم بروز منگل ۱۴۳۸ھ
راچڈیل برطانیہ

Karwan-e-Barkatia